حضرت سید ابوذر بخاریؒ کے ایک مصرع پر موجودہ حالات کے حوالے سے طبع آزمائی

''سرود و رقص و وجد ہے نشاط ہے خمار ہے''

پروفیسر خالد شبیر احمد

خزاں چمن پہ چھا گئی بہار اشکبار ہے
ادھر بھی انتشار ہے اُدھر بھی انتشار ہے

وہ پھول وادیاں زمیں میں دب کے رہ گئیں
بشر بشر الم زدہ ہے شہر سوگوار ہے

زمیں سروں پہ اوڑھ کے گلاب چہرے سو گئے
نصیب ، شہرِ فکر میں سکوں ہے نہ قرار ہے

قدم قدم پہ کربلا ادھر لہو اُدھر لہو
برس پڑا فلک سے خوں ، زمین خوں فشار ہے

بشر ہوس کے دشت میں ہوا ہے گم کچھ اس طرح
سوا ، شراب کے نشے سے حرص کا خمار ہے

یہ کیا تغیرات ہیں ، یہ کیا ہوا ، یہ کیوں ہوا
ہیں دشت و کوہ غم زدہ اداس آبشار ہے

یہ کیا زوالِ زیست ہے ، سوچتا ہے کون یہ
کہ آدمی کا آدمی ہی کس لیے شکار ہے

مصیبتیں میرے لیے اور حکمراں کے واسطے
''سرود و رقص و وجد ہے نشاط ہے خمار ہے''

نہ جب تلک حکومت ِ الٰہیہ کا ہو قیام
نہ امن ہو گا سرخرو پیام کردگار ہے

وہ عہد کیا ہوا کہ تھا جو دین کے نفاذ کا
ہے کون اس پہ مضطرب تو کون شرمسار ہے؟

کوئی مانے یا نہ مانے پر حقیقت ہے یہی
سب آفتوں کی ذمہ دار حزبِ اقتدار ہے

ہیں آدمی کی آدمی پہ جب تلک حکومتیں
نئے نئے ہیں مسئلے ستم ہے ، انتشار ہے

نہ ولولہ، نہ شوق ہے، نہ جذب ہے ، نہ ہے جنوں
کہ اب نوائے درد بھی فغاں کے ہمکنار ہے

ملا ہے دیں سے دوریوں کا خالدؔ ہم کو یہ صلہ
نفاق و افتراق ہے شدید خلفشار ہے

☆☆☆